چہل حدیث
برائے خواتینِ اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فقیر نے چہل حدیث شریف بہت پہلے لکھ کر اہل اسلام کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا لیکن اس کی عمومیت سے صرف مردوں نے استفادہ کیا ممکن ہے کہ بعض خواتین کو بھی اس سے فائدہ ہوا ہو لیکن یہ چہل حدیث صرف اور صرف خواتین اسلام کیلئے مرتب کی ہے مولی عزوجل بطفیل نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول فرمائے اور خواتین کو خصوصاً اس مجموعہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کا موقع بخشے اور ان احادیث مبارکہ پر انہیں اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مقدمہ دورِ حاضرہ میں مرد پھر بھی دین واسلام کی باتیں کسی طریق سے سن سنا لیتے ہیں لیکن خواتین اکثر دینی امور سننے سمجھنے سے قاصر ہو گئی ہیں۔ دورِ سابق میں عورتیں مردوں سے دین سیکھنے پڑھنے پڑھانے میں اور سننے سنانے میں کچھ کم نہ تھیں۔

حدیث شریف حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عورتوں نے عرض کی کہ مردوں نے آپ سے علم وحکمت میں ہم سے زیادہ حصہ لیا ہے آپ ہمارے لئے تعلیم تربیت کیلئے کوئی ایک دن مخصوص ومعین فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس میں آپ ان سے ملتے انہیں وعظ یعنی تعلیم وتربیت فرماتے اور صدقہ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم فرماتے (بخاری شریف)

فائدہ: اس حدیث شریف سے خواتین میں اسلامی علم سیکھنے اور اخلاقی تربیت حاصل کرنے کی طلب وجستجو کا پتہ چلتا ہے۔

حدیث شریف حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا سِجْن

المومن وجنة الکافر (کنوز ص ۱۶۲) کہ دنیا مومن کیلئے ایک قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے۔

فائدہ: قید خانہ میں راحت وسرور کہاں، یہاں تو ہر لمحہ پریشانی ہی پریشانی ہے اس لئے دنیا کی قید کو کڑوے گھونٹ کیطرح سمجھ کر صبر سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اسکا اجر وثواب بے پایاں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ بِغَیْرِ حِسَابٍ" سورۃ ر (سورۃ زمر)

صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

فائدہ ۲: اسلئے چند روزہ زندگی میں جسطرح بھی گذرے گزارنا ہے لیکن فکر تو آخرت کی کرنی چاہیئے کیونکہ دنیا کو بالآخر چھوڑنا ہے اس کے بعد آخرت میں بقا ہی بقا ہے لیکن وہاں کی زندگی کا دارومدار دنیا کی زندگی پر ہے کہ نیک عقائد اور اچھے اعمال نصیب ہیں تو جنت کے باغات نصیب ہوں گے ورنہ دوزخ جیسی بدترین جگہ میں رہنا پڑے گا

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے فرمایا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

انتباہ: جب عمل پر ہی دارومدار ہوا تو آپ خود ہی فیصلہ کر کے ایمانداری سے بتائیں کہ آج کی خاتون خود کو کدھر دھکیل رہی ہے اس کا فیصلہ خواتین پر چھوڑتا ہوں

سرمایہ آخرت

فقیر خواتین اسلام کی خیر خواہی میں یہ مجموعہ احادیث ہدیہ پیش کر رہا ہے ان میں سے کسی ایک حدیث شریف پر عمل ہو گیا تو بیڑا پار ہے۔

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي

بِهٖ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ

جو اُمّتی عام بے دینی کے زمانہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت پر عمل پیرا ہوگا اس کو سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

فائدہ:۔ فقیر اُمید کرتا ہے کہ ہماری بہنیں نیک عمل کی ضرور کوشش کریں گی اور اللہ پاک کے نیک بندوں میں اپنا نام شمار کرائیں گی۔

بڑا انعام:۔ خواتین کی غفلت، یا عار وشرم کیوجہ سے اسلامی اُمور سے خود کو بہت دور رکھتی ہیں یہی ان کی بہت بڑی خامی ہے اگر غفلت دور کرکے اسلامی اُمور پر عمل پیرا ہوں تو بہ نسبت مردوں کے اللہ تعالےٰ سے بہت بڑے انعام سے نوازی جاتی ہیں اس کی دلیل صرف بی بی عائشہ آسیہ و بی بی مریم رضی اللہ عنہما کا کردار پیش کیا جاتا ہے۔ بی بی آسیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرعون مردود جیسے ظالم کی بیوی ہے اور جنت میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف زوجیت کیسے حاصل کرے گی۔

اسی طرح حضرت مریم علیہ السلام دنیا کی عورتوں پر فضیلت پاکر جنت میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں لائی جائیں گی (مواہب الرحمن ص۲۷۴ پ ۲۸)

فائدہ: قیامت میں یہ دونوں بیبیاں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں لائی جائیں گی اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت میں اہل جنت کو دعوتِ ولیمہ سے نوازیں گے اس کی تفصیل فقیر کی تفسیر فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان پ۲۸ سورۃ التحریم میں موجود ہے۔

انتباہ: اس انعام کا اظہار صرف اس لیئے ہے تاکہ خواتین کو اسلامی امور میں دلچسپی ہو اور وہ تہہ دل سے ہر نیکی کو عمل میں لانے کی کوشش فرمائیں اور ہر برائی سے بچیں۔

سوال:۔ چہلحدیث پڑھا ہو یا اور کتابیں، عورتوں پر احکام میں سختی برتی گئی ہے

کیوں ؟ -

در اصل عورت ایک نازک اور نفیس جنس ہے ظاہر ہے کہ نازک اور نفیس جنس کی حفاظت اور نگرانی دوسری اشیاء سے زیادہ ہے ، یہی وجہ ہے کہ اگر عورت نے پارسائی کا حق ادا کیا ہے تو اسلام نے اس کو مردوں سے زیادہ سراہا ہے اور جب یہ بدکرداری پر آئی ہے تو تنبیہ بھی سخت طریقہ پر کی ہے کیونکہ ان کی بدکرداری کا انجام بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے لہٰذا سخت تنبیہوں سے برہم نہ ہونا چاہیئے ۔ لیکن یہ خیالات بھی ان خواتین کو ابھرتے ہیں جو مغربی تہذیب سے متاثر ہیں ورنہ جن خواتین کو اسلامی شعور نصیب ہے اور وہ اسلامی معاشرہ میں زندگی گذار رہی ہیں یا اسلامی کتب و رسائل کے مطالعہ سے شغف رکھتی ہیں انہیں اسلام کا ہر پہلو انہیں شہد و شیر سے زیادہ شیریں تر محسوس ہوتا ہے ۔

مسلمان خواتین سے ہماری استدعا ہے کہ ان احادیث کو غور سے پڑھیں اور عمل کرنے کی پوری کوشش کریں کیونکہ یہ باتیں اس پیغمبر پاک ؐ کی ہیں جسکو آپ نے اللہ تعالےٰ کا سچا نبی مان لیا ہے اور ان کے ساتھ سچی محبت رکھنے کا دعوٰی بھی کیا ہوا ہے اور سچے ایمان اور سچی محبت کی کسوٹی یہی ہے کہ ان کی باتوں پر عمل کیا جائے ورنہ محض زبان سے باتیں بنانیوالوں کا ایمان کھوٹا ہوتا ہے اور محبت بھی جھوٹی

حدیث نمبر ۱

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو عطر لگا کر مردوں کے پاس سے اس لئے گذرے تاکہ ان کو بھی اس خوشبو کی مہک پہنچے تو وہ عورت زانیہ بدکار ہے (ترغیب ص ۵۴ ج ۲)

حدیث نمبر ۲

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگا کر ایسی جگہ سے

جہاں مردوں کی نظریں اس پر پڑیں تو وہ اسوقت تک کیلئے خدا کی ناراضگی میں رہے گی جبتک کہ وہ اپنے گھر واپس نہ لوٹ آئے (کنز العمال صفحہ ۲۲۷ ج ۸)

حدیث نمبر ۳

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا عورت ایک پردہ پوشی کی چیز ہے یہ جسوقت بھی باہر نکلتی ہے اس وقت اس کو شیطان جھانکنے لگ جاتا ہے اور یہ خدا تعالے کے زیادہ نزدیک اسوقت ہوا کرتی ہے جبکہ یہ اپنے خاوند کے گھر میں موجود ہو (کنز العمال صفحہ ۲۶۲ ج ۸)

حدیث نمبر ۴

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو عطر کو اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور غرض کیلئے استعمال کرے گی تو وہ اس کیلئے باعث ذلت اور شرمندگی ہوگا (کنز العمال صفحہ ۲۶۱ ج ۸)

حدیث نمبر ۵

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ بغیر اپنے خاوند کی اجازت کے کسی غیر سے باتیں کریں (کنز العمال صفحہ ۲۶۲ ج ۸)

حدیث نمبر ۶

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وہ عورت بڑی ناپسند ہے جو اپنے گھر سے دامن گھسیٹتی ہوئی اپنے مرد کی شکایت کرتی ہوئی نکل جایا کرتی ہے (کنز العمال صفحہ ۲۶۱ ج ۸)

حدیث نمبر ٧

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل جایا کرتی ہے وہ گھر آنے تک یا خاوند کے راضی ہونے تک خدا تعالے جل جلالہ کی ناراضگی میں رہتی ہے (کنز العمال صہ ٢٦١ ج ٨)

حدیث نمبر ٨

حضور نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے کپڑوں کو خاوند کے گھر کے علاوہ اور کسی جگہ بھی اتارے گی تو خدا تعالے اسکے پردہ کو پھاڑ دے گا یعنی رسوا کردیگا (کنز العمال صہ ٢٦١ ج ٨)

حدیث نمبر ٩

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتو تم اپنے محرم رشتہ داروں کے علاوہ کسی مرد سے بھی بات نہ کیا کرو۔ (کنز العمال صہ ٢٦٩ ج ٨)

حدیث نمبر ١٠

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا باری تعالے اور اس کے فرشتے ہمیشہ ایسی عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں جو اللہ تعالے کی نافرمانی کی چیزوں میں سے کسی چیز کی پردہ دری کرنے میں مبتلا رہتی ہے (کنز العمال صہ ٢٦٥ ج ١)

حدیث نمبر ١١

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کی بدکاری ہزار بدکار

مردوں کی بدکاری جیسی ہوتی ہے اور ایک نیک عورت کی نیکی ستر صدیقوں کی نیکی جیسی ہوتی ہے (کنز العمال صـ۲۶۵ ج ۸)

حدیث نمبر ۱۲

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے بال بچوں کے گھر پڑی بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگی (کنز العمال صـ۲۶۴ ج ۸)

حدیث نمبر ۱۳

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تو عورتوں پر غیرت فرض کی گئی ہے اور مردوں پر جہاد لہٰذا اب جو عورت بھی ایمانداری سے ثواب کی نیت سے اس پر پابند رہے گی اس کو شہید جیسا اجر ملے گا (کنز العمال صـ۲۱۸ ج

حدیث نمبر ۱۴

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عورت کیلئے دو پردے ہیں ایک خاوند اور ایک قبر یعنی ان دونوں جگہوں کے علاوہ رہنے میں اس کی بے پردگی ہوگی (کنز العمال صـ۲۶۷ ج

حدیث نمبر ۱۵

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حج مبارک ادا کرنے کے بعد ازواج مطہرات سے فرمایا دیکھنا یہ تمہارا حج کرلینا ہی کافی ہے اب تم بورئے کی طرح پشت پر چپکے رہنا

علے اولیاء اللہ

یعنی اب باہر نہ نکلنا واللہ اعلم (کنز العمال صفحہ ۲۶۷ ج ۸)

حدیث نمبر ۱۶

حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کیا کرتی ہیں خدا کی لعنت ہو اور ایسے ہی ان انسانوں پر بھی خدا کی لعنت ہو کہ جو قبروں کو سجدہ کرنے کی جگہ بناتے ہیں اور جو ان پر چراغ جلاتے ہیں یعنی فضول چراغ (کنز العمال صفحہ ۲۶۲ ج ۸)

فائدہ:۔ بوقتِ ضرورت اور اعزازِ میت کے لئے ہو تو جائز ہے۔

حدیث نمبر ۱۷

حضورِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خلع کرنے والی عورتیں اور بناؤ سنگھار کر کے غیروں کے سامنے آنے والی عورتیں منافقہ ہوتی ہیں (کنز العمال صفحہ ۲۹۲ ج ۸)

حدیث نمبر ۱۸

حضورِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ بغیر اپنے خاوند کی اجازت کے حج کیلئے جائے اور نہ اس کو یہ حلال ہے کہ وہ تین رات کا سفر کسی غیر محرم کیساتھ کرے (کنز العمال صفحہ ۲۹۳ ج ۳)

حدیث نمبر ۱۹

حضورِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو اجازت نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر بھی کسی غیر محرم کیساتھ کرے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۱ ج ۱)

حدیث نمبر ۲۰

حضورِ اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کا تنہائی میں نماز پڑھنا پچیس گنا زیادہ افضل ہے جماعت

میں نماز پڑھنے سے (کنز العمال صفحہ ۲۶۹ ج ۸)

حدیث نمبر ۲۱

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارا تو گھر کے کام کاج میں مشغول رہنا ہی ان شاء اللہ تعالیٰ مجاہدین کے جہاد کو پالے گا (کنز العمال صفحہ ۲۶۹ ج ۸)

حدیث نمبر ۲۲

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے سوال کیا کہ بتاؤ کہ عورت کیلئے دنیا میں سب سے زیادہ کیا چیز بہتر ہو سکتی ہے تو ہم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ نکلا جو اس کا جواب دے سکتا۔ اور اس روز مجلس یونہی برخاست ہو گئی میں نے گھر آکر آپ کا سوال حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سامنے دھرا دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ عورت کیلئے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ نہ تو عورت کسی غیر مرد کو دیکھ پائے اور نہ مرد ہی اس کو دیکھ پائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب سُن کر محفوظ کر لیا اور جب دوسرے روز آپ کی مجلس میں پہنچے تو اسی جواب کو آپ کے سامنے دھرا دیا تو آپ نے فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ) جواب درست ہے لیکن یہ تو بتاؤ جواب بتایا کس نے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا آخر ہے بھی تو میرا لخت جگر۔ (کنز العمال صفحہ ۲۱۵ ج ۸)

حدیث نمبر ۲۳

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

اس وقت لوگ صرف جان پہچان کے آدمیوں ہی کو سلام کرنے پر اکتفا کرنے لگ جائیں گے اور تجارت کرنے کیلئے میاں بیوی دونوں ہی میدان میں آجائیں گے (کنز العمال ص ۵۸۳ ج ۵)

حدیث نمبر ۲۴

حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دیکھنا جب حالات اس قسم کے ہوں کہ تمہارے افسر اور سردار نیک لوگ ہوں اور تمہارے مالدار لوگ سخاوت کرنے والے ہوں اور تمہارے آپس میں معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہوں تو پھر تمہارے لیے زمین کی پشت بہتر ہو گی اس کے پیٹ سے یعنی (آپس میں میل جول رکھنا بہتر ہو گا) اور جب اس قسم کے حالات ہوں کہ تمہارے افسر اور سردار بُرے لوگ ہوں اور تمہارے مالدار لوگ بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو پھر تمہارے لیے زمین کا پیٹ بہتر ہوگا اس کی پشت سے یعنی پھر تنہائی اور یکسوئی بہتر ہو گی (مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۹)

حدیث نمبر ۲۵

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو راستہ کے درمیان سے چلنا درست نہیں (بیہقی بحوالہ کنوز الحقائق ص ۲۹۴)

فائدہ:۔ ان حدیثوں میں غور کریں اور بتائیں کہ آیا مستورات کا ان حدیثوں کی رُو سے باہر نکلنا موجب اجر ہے یا گناہ کا موجب ہے تو پھر آج سے ہی توبہ کریں ورنہ بڑا خطرہ ہے کہ کہیں اسی بنا پر جہنم کا ایندھن نہ بنا دیا جائے

حدیث نمبر ۲۶

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو دو چیزوں کی وجہ سے تباہی ہوگی

ایک تو سونا پہننے کی وجہ سے اور ایک زرد رنگ کے بھڑکیلے کپڑے پہننے کی وجہ سے۔

(کنزالعمال صـ۲۶۳ ج ۸)

حدیث نمبر ۲۷

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم اسوقت تباہ ہوئی ہے جبکہ ان کی عورتوں کا بناؤ سنگھار یہاں تک پہنچ گیا کہ سر میں بالوں کا گچھا یا پیشانی پر بال بنانے لگ گئیں تھیں (کنزالعمال صـ۲۶۲ ج ۸)

حدیث نمبر ۲۸

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کو پازیب کی آواز سے ایسا ہی بغض ہے جیسا کہ گانے کی آواز سے اور ایسے پازیب استعمال کرنے والی کو سزا بھی ویسے ہی دیگا جیسا کہ بانسری باجا بجانے والے کو دیجائے گی اور بات دراصل یہ ہے کہ اس قسم کے پازیب بھی وہ استعمال کرے گی جو ملعون ہوگی (کنزالعمال صـ۲۶۳ ج ۸)

حدیث نمبر ۲۹

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے جہنمی لوگ ایسے ہیں جن کو میں فی الحال نہیں دیکھ سکا ہوں یعنی بعد میں آئیں گے ان میں سے ایک تو اس قسم کے مرد ہوں گے کہ ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم کیطرح کوڑے ہوں گے جن سے لوگوں کو مارتے پھرتے ہوں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہوگی جو لباس پہننے والی تو کہلائیں گی لیکن ہوں گی وہ ننگی (یعنی خلافِ شرع لباس پہننے والی ہوں گی) ناز و انداز سے چلنے والی ہوں گی دوسروں کو اپنی طرف یا خود دوسروں کیطرف میلان کرنے والی ہوں گی ان کے سر ایک خاص قسم کے محسوس ہوں گے جسطرح بختی اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان ہوا کرتے ہیں وہ عورتیں تو

جنت میں داخل ہو سکیں گی اور نہ اسکی خوشبو ہی سونگھ سکیں گی حالانکہ اسکی خوشبو تو بڑی دور سے ہی آ رہی ہوگی (کنز العمال ص ۲۶۱ ج ۱)

حدیث نمبر ۳۰

حضور اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو چاہیئے کہ بطور حفاظت کے ان عورتوں کو عام حالات میں عمدہ اچھے اور نفیس لباس سے خالی رکھا کرو اس لئے کہ عمدہ کپڑوں کی بہتات ہوتی ہے تو ان کو باہر نکلنا ہی پسند آتا ہے (کنز العمال ص ۲۵۹ ج ۸)

حدیث نمبر ۳۱

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا خود اپنا ایک واقعہ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنا ایک نیا کرتہ پہنا جس کو دیکھ کر میرے دل میں خود پسندی سی ہو رہی تھی اتنے میں میرے والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ بھی آ گئے اور مجھے دیکھ کر کہنے لگے کہ اے عائشہ اسوقت تو تو اللہ پاک کی نظر سے گر چکی ہے حضرت عائشہ نے دریافت کیا ابا جان آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ میں خدا تعالے کی نظروں میں گر گئی ہوں۔ انہوں نے جواب دیا اے عائشہ بات در اصل یہ ہے کہ جب کسی بندہ کے دل میں دنیا کی کسی زینت کی چیز کے استعمال کرنے کیوجہ سے خود پسندی آ جاتی ہے تو اس کا رب اس سے ناراض ہو جاتا ہے یہانتک کہ وہ بندہ اس چیز کو اپنے سے جدا کر دے حضرت عائشہ نے یہ سن کر اس کرتہ کو اتارا اور خیرات کر دیا یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عائشہ اب امید ہے کہ یہ تیرا اس کو خیرات کرنا تیری طرف سے اس کا کفارہ ہو جائیگا (کنز العمال ص ۵۵ ج ۸)

حدیث نمبر ۳۲

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بھی اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ شاہِ روم ہرقل کے پاس سے حضور پاک صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ چادریں تحفہ کے طور پر آئیں تو ان میں سے ایک چادر آپ نے مجھے بھی عنایت فرمادی اور فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک کا کرتہ اور دوسرے کا دوپٹہ اپنی اہلیہ کے لئے بنا لینا اور پھر میں جب چلنے لگا تو دوسری عنایت فرمائی کہ دیکھنا یہ کپڑا باریک بہت ہے اس کے نیچے کوئی دوسری چیز استعمال کرا دینا تاکہ بدن کے کسی حصہ کا کوئی وصف بیان میں نہ آ سکے۔ (الکنز العمال ص۱۰۹ ج ۸)

حدیث نمبر ۳۳

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو پہلا فتنہ اٹھا تھا وہ انہی عورتوں کی بدولت تھا۔ (رواہ احمد کنوز الحقائق ص۱۰۱)

حدیث نمبر ۳۴

نبی آخر الزماں والی دارین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ دنیا کی تلخی پر صبر کر۔ (بزار بحوالہ کنوز الحقائق)

حدیث نمبر ۳۵

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورتیں نہ ہوتیں تو اللہ پاک کی عبادت بڑے صحیح طریقہ پر کی جاتی اور عابن عدی کنوز الحقائق ص۲۸۹)

حدیث نمبر ۳۶

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورتیں نہ ہوتیں تو مرد جنت ہی جنت میں داخل ہوتے (ابن عدی کنوز الحقائق ص۲۸۹)

حدیث نمبر ۳۷

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی اطاعت کرنا پشیمانی مول لینا ہے (کنوز الحقائق صفحہ ۲۰)

حدیث نمبر ۳۸

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم بہانا کم بنایا کرو (کنوز الحقائق صفحہ ۴۲)

حدیث نمبر ۳۹

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مرد عورتوں کی اطاعت کرنے لگ جائیں گے (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷)

حدیث نمبر ۴۰

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی برکت یہ ہے کہ اس کا کام سہولت سے ہو جائے اور اس کا مہر کم ہو (کنوز الحقائق صفحہ ۵۶)

فائدہ:۔ ان چالیس احادیث مبارکہ کے مضامین کو جو خاتون حفظ کرے وہ جنت خدا تعالےٰ سے لے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

خاتمہ یہ گذارش ان خواتین کی خدمت میں ہے جو اسلام کی دلدادہ ہیں جنہیں مغربیت پسند ہے وہ بھی توجہ فرمائیں تو ان کا بھی بھلا ہے وہ یہ کہ خود کو جتنا پردہ میں محفوظ رکھیں گی اتنا ہی ان کا دارین کا بھلا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ (پ احزاب ۵۹)

ترجمہ: اے نبی اپنی بیویوں بیٹیوں اور تمام مسلمان عورتوں کو حکم دے دو کہ وہ اپنے اوپر (چہروں پر) اپنی چادروں کے گھونگھٹ لٹکایا کریں۔

ارشاد رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

پردہ کے متعلق مرشد کائنات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے فرامین موجود ہیں چنانچہ ارشاد ہے (۱) کسی مومن عورت کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اس سے زیادہ کھولے اور آپ نے اپنی کلائی کے نصف پر ہاتھ رکھا۔

(۲) ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری صحابیہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ میں اور میرے ماں باپ آپ پر قربان میں مسلمان عورتوں کیطرف سے بطور قاصد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں بے شک آپ کو اللہ جل شانہٗ نے مرد اور عورت دونوں پر نبی بنا کر بھیجا ہے اس لئے ہم عورتوں کی جماعت آپ پر ایمان لائی اور اللہ پر ایمان لائی۔ لیکن ہم عورتوں کی جماعت مکانوں میں گھری رہتی ہے پردوں میں بند رہتی ہے ان باتوں کے باعث مرد بہت سے ثواب کے کاموں میں ہم سے بڑھ جاتے ہیں جمعہ میں شریک ہوتے ہیں جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں بیمارو کی عیادت کرتے ہیں جنازوں میں شرکت کرتے ہیں حج پر جاتے ہیں اور جب وہ عمرہ یا حج کیلئے یا جہاد کیلئے جاتے ہیں تو ہم عورتیں ان کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں ان کیلئے کپڑا بنتی ہیں ان کی اولاد کو پالتی ہیں کیا ہم ثواب میں ان کی شریک نہیں حضور یہ سن کر صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے دین کے بارے میں اس عورت سے بہتر سوال کرنیوالی کوئی سنی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کو تو خیال بھی نہ تھا کہ عورت ایسا سوال کرسکتی ہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ غور سے سن اور سمجھ جن عورتوں نے تجھے بھیجا ہے ان کو بتادے کہ عورت کا اپنے خاوند کیساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور اسکی خوشنودی کو ڈھونڈھنا اور اس پر عمل کرنا ان سب چیزوں

کے ثواب کے برابر ہے جسکو تم نے مردوں کیلئے مخصوص سمجھ رکھا ہے۔

(۳) ایک جگہ ارشاد ہے کہ جو عورت زینت کر کے مردوں کے پاس سے گذرے وہ فاحشہ ہے

(۴) ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ وہ عورتیں جہنمی ہیں جو ظاہر میں لباس پہنے ہوئے ہوں گی مگر حقیقتاً ننگی ہوں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور ان کی طرف رغبت کریں گی جن کے سر بختی اونٹ کے کوہان کیطرح ایک جانب جھکے ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے پائی جائے گی۔ (مسلم)

معروض اویسی غفرلہ اس دور میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہمارے ماں باپ آپ پر قربان) کے چودہ سو برس قبل کے فرمائے ہوئے الفاظ حرف بہ حرف سچے ہو رہے ہیں کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ معاشرہ میں کیا ہو رہا ہے اور ہماری عورتیں کیا کردار ادا کر رہی ہیں یاد رکھئے کہ قیامت کے دن ہر سربراہ خاندان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنے گھر میں کیا کنڑول رکھا تھا گھر والوں کو دینی تعلیم سے کسقدر آشنا کیا؟ اس دور کی مسلمان عورت کو ہر وقت یہ خواہش ہے کہ وہ فیشن میں اور عریانیت میں کسطرح یورپ کی عورت سے سبقت لے جا سکتی ہے یعنی ہمارے دلوں میں سے دین کی محبت نکلتی جا رہی ہے (اناللہ وانا الیہ راجعون) کیا یہ حوا کی بیٹی ہے جو سر بازار کھلے عام منہ اٹھا کر پھر رہی ہے یہ کیسی مسلمان عورت ہے جو اسلام سے دور ہو کر بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا چاہتی ہے اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے احکام کے خلاف کر رہی ہے۔

یاددھانی وہ کسقدر عظیم اور مقدس عورتیں تھیں جنہوں نے اس دنیا کو طارق خالد قاسم اور بہترین علماء عطا کئے جن کے دامن پر فرشتے بھی سجدہ کرتے ہوں گے وہ مائیں اور بیویاں عظیم تھیں جنہوں نے اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کے احکامات کی اطاعت کر کے خود کو کامیاب بنالیا۔ قوم کو اپنی نیک تربیت سے نیک اور

اور بہا دے بیٹھے دے۔

افسوس آج کی عورت کو اگر پردہ کی تلقین کریں تو اس کا جواب یہ ہوتا ہے کہ پردہ تو آنکھوں کا ہوتا ہے اگر آنکھیں ٹھیک ہیں تو پردہ کس لئے ایسی عورتوں کو کسطرح سمجھائیں کہ پردہ کریں گی تب بھی آپ کو کوئی نہیں دیکھ سکے گا اور آپ فتنے سے محفوظ رہیں گی پردہ کے متعلق اللہ اور اس کے رسول کے صریح احکامات کے باوجود ہم اپنی مرضی کے مطابق بنی اسرائیل کیطرح کئی ہر قسم کے حیلے بہانے تلاش کرتے اور ان کی تاویلیں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض خواتین سے تو یہ سنا گیا ہے کہ یہ پردہ تو صرف حضور کی ازواج مطہرات وامہات المومنین کے لئے نازل ہوا ہے کیونکہ وہ پیغمبر کی بیویاں تھیں جن کی طرف غیر محرم کا دیکھنا جرم تھا لہٰذا عام عورتوں پر حکم نہیں اگر ہم ذرا عقل سے کام لیں تو اس کا ہمیں واضح جواب مل جاتا ہے کہ جب امہات المومنین کو لوگوں کے سامنے آنے سے منع کیا گیا تو عام عورتوں کیلئے تو پردہ نہایت ہی ضروری ہے کہ جن کیطرف عام لوگ ہوس بھری نظروں سے دیکھنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

سوال :۔ اگر عورتیں پردہ کرکے گھر ول میں بند رہیں تو ترقی کی رفتار رک جائیگی

جواب :۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ عورت کا صحیح مقام گھر ہے اور اس کی ذمہ داری گھر کے کام کاج نپٹانا ہے یعنی اپنے خاوند کیلئے گھر میں آسانی مہیا کرنا ہے یعنی خاوند فکر معاش میں ادھر ادھر پھرتا ہے تو بیوی اس کی خوراک اور لباس کا خیال رکھتی ہے نیز خاوند کا ایمان صحیح سلامت رکھنے اور اسے شیطانی خیالات سے بچانے کیلئے اس کی خواہش کا احترام کرتی ہے کیونکہ یہی وجوہات ہیں جو خاوند کی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہیں پھر اپنے ماحول کی صحیح تربیت کرنے اور انہیں معاشرہ میں صحیح کردار ادا کرنے کا سبق ماں کی گود سے ہی ملتا ہے بہی بچہ اپنی ماں کی تربیت اور باپ کی نگہبانی سے اہم ترین جزو بنتا ہے **جواب** :۔ اگر چارو ناچار عورت کو گھر سے نکلنا ہی ہے تو بھی پردہ

رکاوٹ نہیں ہے وہ باپردہ ہو کر نکل سکتی ہیں اور ضروریاتِ زندگی کے تمام کام باآسانی کر سکتی ہیں جبکہ ہمیں صحابیات اور دیگر مسلم عورتوں کے کردار سے ثبوت ملتا ہے حتیٰ کہ حضرت عائشہ اُم المومنین جیسی پاکیزہ اور جلیل القدر عورت کو بھی جنگ و جدال کیلئے ایک عظیم لشکر کی سپہ سالاری کرنا پڑی تھی مگر پردہ بدستور قائم تھا تو یہ صرف ہمارے، ہمارے اور ہم خود اپنی ہلاکت کو دعوت دے رہے ہیں۔

آج جو عورتیں بے پردہ کر کے گھر سے باہر نکلتی ہیں تو آزاد و پسند عورتیں ان کا مذاق اڑاتی ہیں ان کو یوں دھکا لگا کر گزرتی ہیں یہ . . . . سب پڑے پتھر ہیں لیکن یاد رکھئے کہ دنیا فانی ہے ہم سب کو وہاں واپس لوٹ جانا ہے اس دنیا میں ہم ایک امتحان دینے کیلئے آئے ہیں۔ کچھ خواتین ایسی بھی ہیں جو والدین سے ڈر کر پردہ کرتی ہیں کچھ اپنے شوہروں کے ڈر سے پردہ کرتی ہیں اور جب ان کو موقع ملتا ہے تو اپنا پردہ اُتار دیتی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پردہ بندوں کے ڈر سے ہے اللہ کی رضا اور اس کے حکم سے نہیں کیا جاتا۔ کچھ لڑکیاں ایسی ہیں جو والدین کے گھر تو پردہ کرتی ہیں لیکن شادی کے بعد اپنے شوہروں کی یا پھر اپنی مرضی سے اپنا پردہ ختم کر دیتی ہیں اور آج کل کے نوجوان لڑکے بھی اپنی بیویوں کے پردہ ختم کرنے پر خوش ہوتے ہیں حالانکہ یہ جہالت کی نشانی ہے لیکن یہ باتیں صرف اور صرف وہاں ہیں جہاں صرف دنیاوی زندگی غفلت سے گزار رہے ہیں ہاں جو خواتین اور مرد یقین رکھتے ہیں کہ یہ دنیاوی زندگی چند لمحات ہے اسکے بعد آخرت میں ہمیشہ رہنا ہے ایسے حضرات ہر وقت ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پابندی کی کوشش کرتے ہیں۔

هذا ما رقم قلم الفقير القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۳ ج ۲ ۱۴۱۶ھ بہاولپور پاکستان

مکتبہ حامد اقبال خان ملتان شریف